بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱ | ۹ شعبان ۱۳۹۲ھ ۱۹ تبوک ۱۳۵۱ہش ۱۹ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"گذشتہ رات نو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید ضعفِ قلب کی تکلیف ہوگئی۔ جو تقریباً ۲ گھنٹے رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا۔ اور طبیعت پوری طرح بحال ہوگئی۔ ٹانگ کی درد میں بھی اس وقت کمی ہے۔

آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے اور حضور کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرتیں اُنپر ہی کھلتی ہیں جو اُسکے ہی ہوجاتے ہیں

وُہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اُس کیلئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں

"اے لوگو! خدا سے ڈرو۔ اور درحقیقت اس سے صلح کر لو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دُور ہوجائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہاء طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وُہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ مگر اسکی یہ عجیب قدرتیں اُن ہی پر کھلتی ہیں جو اُسکے ہی ہو جاتے ہیں۔ اور وُہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اُس کیلئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اُسکے آستانہ پر گرتے ہیں اور اُس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں اور محبّت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اُسکی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وُہ مصیبتوں میں اُنکی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلّت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اُن کا متولّی اور متعہّد ہو جاتا ہے۔ وہ اُن مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا اُن کی مدد کرتا ہے اور اُسکی فوجیں اُسکی حمایت کیلئے آتی ہیں۔ کسقدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑو گے؟ کیا اپنے نفسِ ناپاک کیلئے اُس کی حدود کو توڑو گے؟ ہمارے لئے اُس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے"۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

وصولی چندہ وقفِ جدید کی رفتار باعثِ فکر اور قابلِ توجہ ہے

وقفِ جدید کی آمد اس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہیں ہو رہی۔ اِس لئے امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اندرون پاکستان اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسے کر کے مذکورہ چندہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح فرمائیں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں آمد کی رفتار میں ترقی کی صورت پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بخشے۔ آمین

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

تحریک دُعا

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرا پوتا منصور احمد خاں (پسر مسعود احمد خاں) واقف زندگی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق ربوہ سے برائے تبلیغ روانہ ہوا ہے۔ وہ کراچی سے نائیجیریا روانہ ہوگیا ہے تمام بھائی بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ خیر سے پہنچائے۔ اس کی خدمات میں برکت عطا فرمائے۔ ہمیشہ آخر وقت تک اپنے اس عہدِ وقف پر ثابت قدم رہے۔ خدا تعالیٰ اسکے زبان اور قلم میں برکت دے اور نور ایمان سے اسکے دل کو اور زیادہ بھر دے۔ خیر سے آئے۔ خیر سے حکم خلیفہ سے آتا جاتا رہے۔ میری نرینہ اولاد میں سے یہی ایک لڑکا ہے جس نے بی ایس سی اعلیٰ نمبروں میں پاس کر کے خود بشرح صدر سے زندگی وقف کی اور شاہد کی ڈگری لی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ چار پوتوں میں سے ایک نے تو اپنی زندگی اس راہ میں وقف کی۔ خدا تعالیٰ سب کو نیک راہوں پر چلائے۔ نیک نمونہ بنیں سب۔ اور نیک ہی نسلیں چلیں تاقیامت۔ والسلام مبارکہ

معرفت صاحبزادہ گل روڈ۔ پشاور کینٹ

ماہ بماہ چندہ عام، حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں ۲ دو ماہ کی ادائیگی کا بار نہیں ہوتا۔ ناظر بیت المال آمد

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ٭ قائم مقام ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ارتبوک ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ کریم پرعمل نہ کرسکنے کی بنیادی وجہ

روزنامہ "نوائے وقت" اپنے ایک اداراتی نوٹ میں لکھتا ہے :-

"قرآنِ مجید ہمارے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ ہمیں اپنی زندگی اسکے احکامات کے مطابق ڈھالنی چاہیئے۔ بدعنوانیوں، بے انصافیوں اور ظلم وستم کا خاتمہ قرآنِ حکیم کے بتائے ہوئے راستہ کو اختیار کرکے ہی کیا جاسکتا ہے ..... اس عمل کی تکمیل تب ہی ہوگی جب ہم سب کی زندگیاں قرآنِ حکیم کے سانچے میں ڈھل جائیں گی۔ اس لئے اصل کام یہ ہے کہ نجی اور اجتماعی زندگی میں قرآنِ کریم کو رہنما بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

(نوائے وقت ۱۴ ستمبر ۱۹۷۲ء)

بلاشک وشبہ یہ ہمارا یقین و ایمان ہے کہ قرآن مجید ہی ہمارے لئے وہ سرچشمۂ حیات ہے جس کے احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے سے ہی ہماری تمام مشکلات خاتمہ ممکن ہے۔ اور اس کے بتائے ہوئے راستہ کو اختیار کرنے سے ہی ہم اپنے معاشرہ کو بدعنوانیوں، بے انصافیوں اور ظلم وستم سے پاک کرسکتے ہیں لیکن اصل سوال جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ وہ کونسا طریق اور کونسے ذرائع ہیں جنہیں اختیار کرکے ہم اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے بتائے ہوئے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔ اس امر سے تو کسی مسلمان کو بھی مجالِ انکار نہیں ہے کہ ہماری کامیابی قرآن کریم پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ تمام مسلمان کیا خواص اور کیا عوام سبھی اس کا اعتراف و اقرار کرتے ہیں۔ اور آج سے نہیں بلکہ ہمیشہ سے اس کا اقرار کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود چشمِ فلک یہ دلفگار نظارہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ ہر نیا دن جو چڑھتا ہے وہ عملی لحاظ سے مسلمانوں کو قرآن سے دُور اور پھر دُور سے دُور تر لے جا رہا ہے۔ حتیّٰ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جبکہ

لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ۔ (مشکوٰۃ)

یعنی نام کے سوا اسلام کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا اور الفاظ کے سوا قرآن کا بھی کچھ باقی نہ رہے گا۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر کیا اس پیشگوئی کے پُورا ہونے میں کوئی شک باقی رہتا ہے؟ جب قرآن پاک پر بظاہر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے اور وہ کونسے عوامل ہیں جو ہمیں قرآن سے دُور لے جا رہے ہیں۔ جب تک ان کا تدارک نہ کیا جائے گا۔ ہم کبھی باوجود خواہش کے قرآنِ حکیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

اگر اس نقطۂ نگاہ سے غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ایمان و معرفت کی کمی وہ سب سے بڑی روک ہے جو ہمیں قرآن پر عمل نہیں کرنے دیتی اور گناہوں پر دلیر کرتی ہے۔ اگر یہ روک دُور ہو جائے تو پھر یقیناً ہم قرآن پاک پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور وہی وقت ہوگا جبکہ ہم صحیح معنوں میں یہ کہہ سکیں گے کہ قرآن کریم پر عمل کرنا "کوئی مشکل کام نہیں ہے"

ایمان و معرفت کی کمی کس طرح اعمالِ صالحہ کی راہ میں سنگِ گراں بن کر حائل ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک بڑی دلآویز مثال حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"تمام سعادتمندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے۔ نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے خدا کی معرفت کاملہ۔ ..... اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ سکتے ہیں؟ ایک ایسی صداقت ہے جسے ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ کا تجربہ ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اُس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اُس کے مُنہ میں اپنا ہاتھ ڈالنا تو درکنار ایسے سوراخ کے نزدیک بھی جانا پسند کریگا جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ کیونکہ اسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر باقی نہ ہو۔ ..... بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا انکو یقین دلا دیا جائے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق نجات نہیں دے سکتا۔ اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کرسکتا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴)

پس محض یہ کہدینے سے کہ ہمیں قرآن پر عمل کرنا چاہیئے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر پورا اور زندہ یقین پیدا نہ ہو اور انسان اس ایمان پر قائم نہ ہو کہ قرآن کو چھوڑنا واقعی ایک زہر ہے جس کا نتیجہ ہلاکت کے سواء اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ اصل ضرورت یہی ہے ہر مسلمان خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور اُس کی قدرتوں پر کامل یقین پیدا کرے۔ یہ ایمان و یقین جس دن پیدا ہو جائے گا مسلمان خود بخود اپنی زندگیوں کو قرآن کے سانچے میں ڈھالنا شروع کردینگے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن پاک کی برکات کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو! قرآن شریف ہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے ..... وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیئے مگر (عمل) کرتے نہیں ..... ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کردیتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۲)

"زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دُور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے۔ زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو۔ ..... پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش کرو جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اُترتا ہے اور ایک ہمت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد و غبار سے دل کو پاک کر دیتا ہے۔ اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کرلیتا ہے اور اس سے دُور بھاگتا ہے جب تک یہ حاصل نہیں گناہوں سے بچنا محال ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵)

اِسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آئیگا

اے مخلصین جماعت احمدیہ آئیے ہم سب مل کر اپنے واجب الاطاعت امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس پاک خواہش کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہو جائیں کہ :-

"ہم صراطِ مستقیم سے بھٹکی ہوئی دنیا کو اسلام کے نور سے منور کردیں تاکہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آئیگا جلد پُورا ہو"

غلبۂ اسلام کے لئے حضور نے جو عظیم مہم مغربی افریقہ میں شروع فرمائی ہے اور اس کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم فرمایا ہے۔ حضور کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم اس فنڈ کو مضبوط تر بنا دیں۔ تاکہ اشاعتِ قرآنِ عظیم کو اور وسعت دی جاسکے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

امام الزّمان کی پیشگوئیوں کے بارہ میں قرآن مجید میں لطیف پیرایوں میں اشارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری ربوہ

(۲)

اور سنئے۔ سورۃ قصص میں ارشاد الٰہی ہے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ (القصص ۶۶-۶۷)

ان آیات کی تفسیر میں بھی مفسرین غلطاں و پیچاں ہو کر رہ گئے اور حقیقت محجوبہ کی نقاب کشائی نہ کر سکے۔ اب آیئے۔ غلامانِ احمدؐ سے یہ پُر لطف داستان بھی سن لیجئے۔ ان آیات میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے کہ جب تمام رسولوں کی بتلائی ہوئی علامتوں کے ماتحت موعود اقوام عالم مبعوث ہوگا اور اس کے ظہور پر ان نبیوں کی فرمودہ پیشگوئیاں ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہوں گی اور قلوب انسانی میں سعید الفطرت کی کانشنس آسمانی آواز اور فطرت کی گھنٹی بجتی سن رہی ہوگی۔ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ یعنی جن رسولوں ہادیانِ حق کے تم معتقد ہو ان کی پیشگوئیاں تم سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان کو پورا ہوتے دیکھ کر اب تم کیا جواب دیتے ہو۔ آیا لبیک کہہ کر اس موعود کو مانتے ہو یا ان پیشگوئیوں کو پس پشت پھینک کر انکار کرتے ہو۔ ان کی حالت پہلے تو یہ تھی کہ ان پیشگوئیوں کو بڑے زور شور سے بار بار پیش کر کے الٰہی کے مطابق موعود کے آنے کے سخت منتظر تھے بلکہ ان پیشگوئیوں کے باریک پہلوؤں اور جزئیات تک کو پیش کر کے پوچھتے پھرتے تھے جیسا کہ سورۃ النبا میں ان کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ

مگر اب جو ان پیشگوئیوں کا ظہور ہو کر ان پر اتمام حجت ہو چکا تو گویا ان کے ہونٹوں پر مہر لگ چکی ہے۔ اب کوئی سوال نہیں کرتے۔ فرمایا

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ

بلکہ اب تو ان کی یہ کوشش ہے کہ جہاں تک ہو سکے ان پیشگوئیوں کو غلط اور جھوٹا قرار دے کر کالعدم سمجھا جائے

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ میں اشارہ ہے کہ ان منکرین حق پر اس زمانہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کی حقیقت مخفی رہ جائے گی۔ کیونکہ موٹی عقل کے باعث ان کے ذہنوں کی رسائی محض سطحی حدود تک ہوگی باریک باتوں اور عمیق نکتوں کے سمجھنے سے وہ محروم ہوں گے بالخصوص مامور زمانہ کے انکار کی وجہ سے ان کے اذہان اور بھی ماؤف ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے وہ پیشگوئیاں ان کے لئے گویا پردہ ظلمات بن کر رہ جائیں گی

عَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ کے فقرہ میں جو عمیت کا لفظ اختیار کیا گیا۔ خَفِيَتْ یا اشْتَبَهَتِ الْأَنْبَاءُ نہیں کہا گیا۔ اس میں ایک لطیف نفسیاتی نکتہ ہے اور یہ ان لوگوں کی ذہنیت کا پتہ دیتا ہے جنہوں نے امام الزمان کے مقابلے میں کھڑے ہونے کا کردار ادا کرنا تھا۔ اس میں بتلایا کہ حقیقت میں ان کی عقلیں ایسی موٹی نہیں ہوں گی جو حقائق پوشیدہ کو سمجھ ہی نہ سکیں بلکہ ضد اور ہٹ دھرمی اور تعصب و بغض کی بنا پر انہوں نے اپنے آپ کو اندھا بنا رکھا ہوگا اور وہ ان حقائق کی طرف جو ان پیشگوئیوں میں مضمر تھے عمداً توجہ نہیں دیتے ہوں گے۔ اسلئے وہ پیشگوئیاں ان کے لئے گویا اندھی ہوں گی یعنی وہ پیشگوئیاں ان کی نگاہ میں محض ایک قشر ہوں گی جو مغزِ حقائق سے خالی ہو جیسے کہتے ہیں۔ اندھا کنواں یعنی وہ کنواں جو پانی سے خالی ہو پس ان پیشگوئیوں کے متعلق جنہیں وہ نظرانداز کر رہے ہوں گے موعود اقوام عالم انہیں چیلنج دیگا اور للکار کر کہے گا۔

فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ۔

کہ اب تم اپنے پیشواؤں کی پیشگوئیوں کا کیا جواب دیتے ہو۔ اس کے بعد اگلی آیت میں اشارہ ہے کہ ان پیشگوئیوں کی صداقت کو دیکھ کر ایک گروہ کو [illegible] کی توفیق ملے گی اور وہ ایمان لا کر مفلحین کے گروہ میں شامل ہو جائیگا فرمایا۔

فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ

یہ آیت مفسرین کے اس خیال کی تردید کرتی ہے جو آیت يَوْمَ يُنَادِيهِمْ کو محض قیامت کے متعلق بتلاتے ہیں بھلا آخرت میں توبہ اور ایمان لانے کا کونسا موقع ہوگا توبہ و ایمان اور عمل صالح کا موقع تو اسی دنیا میں ہو سکتا ہے۔ آگے فرمایا

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے ماتحت ایک پسندیدہ گروہ کی نئی تخلیق فرما کر اس سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی خدمات کا کام لے گا اور مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ میں اشارہ ہے کہ اس مفلح گروہ کی دیکھا دیکھی دوسرے گروہ بھی اس کی نقل اتاریں گے مگر وہ اس میں ناکام رہیں گے کیونکہ خدائی روح ان کے پیچھے نہیں ہوگی۔ اور سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ میں اشارہ ہے کہ یہ لوگ تبلیغ اسلام تو کیا کریں گے وہ خود توحید کی حقیقت سے ناآشنا ہوں گے اور نہایت گندے اور غلط عقائد اسلام کی طرف منسوب کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہوں گے اور شرک کی غلاظت میں لتھڑے ہوں گے۔ آگے فرمایا۔ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۔ ان کے دلوں میں دُنیا کی محبت عجل پرستی کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی۔ مذہبی تحریکوں کی آڑ میں سیاسیات کی جنگ زرگری میں مشغول ہوں گے۔ مگر ظاہر میں مذہبی لبادہ اوڑھ کر مذہب کے غلبہ و اقتدار کے دعویدار بن رہے ہوں گے۔ مگر یاد رکھو یہ سب اپنے منہ کی کھائیں گے غیرتِ خداوندی ان سب کو ناکامی و نامرادی کے جہنم میں جھونک دیگی۔ آگے فرمایا۔

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی توحید کی علمبرداری کا شرف اس جماعت کو دے گا۔ جو اس وقت کے مامور پر ایمان لا کر اور آسمانی بادشاہت کے نظام میں شامل ہو کر حمد الٰہی کا ترانہ اسی طرز منہاج نبوت پر گائے گی جس طرز پر اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے دور میں صحابہؓ نے گایا تھا۔ اس مبارک دور کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ بشارت سنائی تھی کہ ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ۔ پس لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ میں ان دو مبارک دوروں کی طرف اشارہ ہے۔ اور وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ میں بشارت ہے کہ اس وقت جو اسلامی حکومت اور آسمانی بادشاہت کا دور چلے گا اس کے نتیجہ میں تمام اقوام عالم اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر پناہ لیں گی تب دنیا میں امن قائم ہوگا۔

انقلاب اسلامی کے دلائل

اب آگے اسلامی انقلاب کے لئے چند ایک دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

دلیل اوّل:۔

قل أرأيتم إن جعل الله عليكم الليل سرمدا إلى يوم القيامة من إله غير الله يأتيكم بضياء أفلا تسمعون (القصص آیت ۷۲)

تم جانتے ہو جس طرح رات کے ظلمانی دور کو مٹانے کے لئے شمسی نظام خدا ہی کے ہاتھ میں ہے اسی طرح روحانی ظلمت کو مٹانے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے روحانی نظام شمسی کا جو انتظام کیا ہوا ہے۔ وہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جب دُنیا پر روحانی ظلمت کا دور آتا ہے تو وہ مذہبی قومیں جو روح مذہب سے عاری ہو چکی ہوتی ہیں باوجودیکہ وہ گھمنڈ رکھتی تھیں اپنے لئے یہ نعرے لگاتی ہیں کہ نحن ابناء الله واحباؤه۔ مگر اس قدر تعلّی کے باوجود وہ کسی قسم کا روحانی انقلاب پیدا نہیں کر سکتیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے مامور کی بعثت کے ذریعہ روحانی سورج طلوع فرماتا ہے تو دنیا میں ایک

زبردست انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ تب حق کی معاند ہستیاں اس نور کو بجھانے کے لئے پورا زور لگاتی ہیں مگر پھر بھی ناکام و نامراد رہتی ہیں

دلیل دوم

قُل ارأیتم ان جعل اللہ علیکم
النھار سرمداً الیٰ یوم القیامۃ
من الٰہ غیر اللہ یاتیکم بلیل
تسکنون فیہ افلا تبصرون
(آیت ۷۳)

یہ ایک دوسری دلیل ہے اور اس میں ایک زبردست پیشگوئی ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا جب دور چلے گا اور آسمانی بادشاہت کا قیام تمام روئے زمین پر ہو کر اشرقت الارض بنور ربھا کی تجلی ہوگی اس وقت معاند ہستیاں اس نور الٰہی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہیں گی تاکہ خفاش طبیعت طبائع جو ظلمانی دور میں اپنی تسکین طبع پاتی تھیں اپنے لئے پناہ گاہ ڈھونڈ لیں مگر انہیں چیلنج ہوگا کہ تم بھی اپنے معبودان باطلہ سے مدد لے کر اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے کوشش کرو۔ من الٰہ غیر اللہ یاتیکم بلیل تسکنون فیہ۔ جس میں اشارہ ہے کہ اب یہ نورانی نظام، خلافت الٰہیہ کا دور یوم القیامۃ تک قائم رہے گا۔ جیسا کہ احادیث نبویہ میں بھی اس کے متعلق بشارت ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دور جب دوبارہ جاری ہوگا تو پھر وہ مٹ نہیں سکے گا۔ سوائے اس وقت کے جبکہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کی صف کو لپیٹ دے گا۔

(ازالہ شبہ) یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ہمارا یہ دعوےٰ کہ آئندہ خلافت اسلامیہ کا نظام نہیں ٹوٹ سکے گا قابل تسلیم نہیں کیونکہ اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں جو خلافت راشدہ کا دور جاری ہوا تھا جب وہ مٹ گیا تو آئندہ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ اس کا ازالہ اگلی آیت میں یوں کیا جاتا ہے۔ فرمایا:

ومن رحمتہ جعل لکم
اللیل والنھار لتسکنوا فیہ
ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم
تشکرون۔ (آیت ۷۴)

سنو! اسلام کی نشأۃ اولیٰ کا دور محمدی تجلی کے ماتحت ایک جلالی دور تھا اس وقت خلافت اسلامیہ سیاسی حکومت کے اقتدار کی بھی مالک تھی اور اس وقت دنیا میں اذہان انسانی گویا کرۂ آتشین بنے ہوئے تھے۔ اسلام کے پیغام امن کو ٹھنڈے دل سے نہیں سن سکتے تھے۔ مسلمان جب اسلام کا پیغام امن دنیا کو سنانے کے لئے کھڑے ہوئے تو مشتعل ہو کر دنیا نے تلواروں اور نیزوں سے اس کا استقبال کیا جس سے مجبور ہو کر مسلمانوں کو تلوار نیام سے نکالنی پڑی اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو اقتدار ملکی پر بھی فائز کیا۔ اب اگر یہ دور خلافت کا جو سیاسی قوت کا بھی مالک تھا ہمیشہ قائم رہتا تو دنیا اس الزام کو جو معاندین اسلام نے اسلام پر لگایا تھا کہ "اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے" اور اس کا اتنا زور شور سے پروپیگنڈا کیا جاتا رہا۔ اس طعنہ کو دنیا صحیح تسلیم کر لیتی اور اس کی مدافعت کا علمی موقع مسلمانوں کو نہ مل سکتا۔ پس اے معترضو! اور اسلام پر شمشیرزنی کا طعنہ لگانے والو! سنو اسلام کے دور نشأۃ اولیٰ میں قائم شدہ خلافت راشدہ کا معیار اگرچہ مسلمانوں کی اپنی بد اعمالی اور خلافت ایسی اعلیٰ نعمت الٰہی کی ناقدری کی وجہ سے منہدم ہو گیا اور مسلمانوں کو اس کی سزا بھی مل گئی کہ ہزار سال سے زائد عرصہ تک ٹھوکریں کھاتے رہے مگر دور خلافت والی برکات حاصل نہ کر سکے۔ مگر یاد رکھو قضاء و قدر کے سلسلہ میں ظہور واقعات عالم کے متعلق آسمانی مصالح بھی ہوتی ہیں معاندین اسلام معیار خلافت کے گرنے پر اگرچہ بہت خوش ہوئے اور اپنی کوششوں کو بار آور پا کر غلبہ اسلام کو آئندہ ناممکن سمجھ بیٹھے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس معیار کا گرنا دراصل دنیا کے کفر میں بھی ایک بہت بڑے انقلاب کا باعث بنا اور اسلام سے دور بھاگتی ہوئی دنیا کو اس وقت اسلام کے قریب آنے کا موقع مل گیا وہ کیسے؟ فرمایا

ومن رحمتہ جعل
لکم اللیل والنھار
لتسکنوا فیہ ولتبتغوا
من فضلہ

یعنی لیل و نہار کا انقلاب تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فیوض و برکات کو نئے نئے رنگ میں حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

پس اے معاندو! نظام خلافت کے اٹھ جانے سے اسلامی دنیا پر جو ابتلاء رات کا دور آیا ہے اس پر تم خوش نہ ہو اور اتراؤ نہیں اس دورِ ظلمت میں اسلام کو قلوب انسانی کی زمینوں میں ایک نئے رنگ میں جڑ پکڑ مضبوطی سے جمانے کا موقع مل گیا ہے پہلے جو مسلمانوں کے مقابلہ پر آنے کی وجہ سے تمہاری طبائع میں اشتعال پیدا ہو گیا تھا اب اس رات کے آنے پر تمہارا وہ جوش سرد پڑ گیا

لتسکنوا فیہ

یہ تمہارے لئے سکون کا باعث بنی اب اسلام کو اپنے ذاتی حسن و خوبی کے جوہر دکھانے کا کھلے بندوں موقع مل گیا جس سے سعید الفطرت طبائع فائدہ اٹھائیں گی چنانچہ اس کا یہ اثر ہوا کہ تہذیب و تمدن کے قواعد دان روشن دماغوں اور دانشوران ملل و اقوام نے اس دور میں اسلام کے اس زریں اصول امن

لا اکراہ فی الدین

کو اپنا لیا۔ اور ضمیر انسانی کی آزادی کا کھلے بندوں اعتراف کر کے اسے قواعد امن عالم کے دستور اساسی میں سب سے اولین جگہ دی۔ اگر اس وقت مسلمان اسلام کی تبلیغ کے لئے دنیا میں نکل کھڑے ہوتے اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر حق کے پیاسوں کو آب حیات کا پیالہ پلاتے تو یقیناً انہیں بہت حد تک کامیابی ہوتی مگر چونکہ ان پر غفلت و جمود کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ظلمت شب کا دور ابھی باقی تھا اس لئے وہ اس کام کو نہ کر سکے آخر حسب پیشگوئی

واللیل اذا یسر

جب رات کی تاریکی کا دور ختم ہونے کو آیا تو اللہ تعالیٰ نے موعود اقوام عالم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر اس فریضہ تبلیغ اسلام کو جسے مسلمان بھلا بیٹھے تھے بڑی جدوجہد سے ادا فرمایا اور آئندہ اسے مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک جماعت حقہ بھی تیار کر دی۔ اور آپ کے عہد میں وہ نعمت خلافت جو مسلمانوں سے چھن گئی تھی اس خلافت راشدہ کا زریں عہد پھر جاری ہو گیا اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے اب دروازے کھل گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ــــ

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

(تذکرہ صفحہ ۳۹۸) اور آسمانی بادشاہت کے شاندار دور خسروی کے آنے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند
(تذکرہ صفحہ ۶۰۱)

اور جنتی نظام میں داخل ہونے کے لئے مسلمانوں کو یہ نوید ربانی بھی سنائی گئی ہے۔

فادخلوا الجنۃ ان شاء اللہ آمنین
(تذکرہ صفحہ ۹۶)

افسوس مسلمانوں کی یہ کتنی بد قسمتی ہے کہ اب تک غفلت کے پردوں میں پڑے ہیں جتنا جلدی وہ جنتی نظام میں شامل ہوتے اتنا ہی جلد اسلام کا عروج و اقبال اپنے قریب ترین پاتے۔ اگرچہ اس کے سامان بھی آہستہ آہستہ ہو رہے ہیں جو اپنے وقت پر بہترین ثمر ور ہوں گے۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف جدید کی برکت

لاہور کے ایک مخلص صحابی کے خاندان کی بچی کا ناظم مال وقف جدید کے نام خط کا درج ذیل اقتباس جس کے مطالعہ سے امام وقت کی تحریکات کی اہمیت اور ان میں شمولیت کی برکت کا پتہ چلتا ہے ناظرین کی خدمت میں پیش ہے:۔

"میری شادی کو ۹ سال ہو چکے تھے اور دنیا جہان کے علاج کروا چکی تھی مگر اولاد حاصل نہ کر سکی لیکن غالباً ستمبر ۱۹۷۱ء کی بات ہے کہ الفضل میں آپ کا ایک مضمون وقف جدید کے چندہ کی اہمیت اور بچوں کے لئے بے شمار دعائیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دی تھیں، پڑھا تو میرا دل بھر آیا کہ کاش میری بھی کوئی اولاد ہوتی تو وہ اس چندہ میں حصہ لے کر حضور کی دعاؤں سے حصہ پاتی۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی رقت طاری ہوئی۔ اور دعا کا موقع ملا۔ اور اس کے ساتھ ہی دل کو تحریک ہوئی کہ میں متوقع اولاد کے نام پر چندہ دینا شروع کر دوں۔

قربان جاؤں اس خدا پر جو بڑا رحمان اور رحیم ہے اس کو میری یہ بات انشاءاللہ پسند آگئی اور جس مہینہ میں نے چندہ دیا تھا اس مہینہ امید سے ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے اور اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے اور بزرگوں کی دعاؤں سے یکم جولائی ۱۹۷۲ء کو دس سال بعد مجھے ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ جسے میں پیار سے وقف جدید کہتی ہوں۔"

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

اصلاحِ نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اگست ۱۹۷۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔"

پس خدام و اطفال اجتماع میں شامل ہو کر اصلاحِ نفس کے اس بہت بڑے ذریعے سے فائدہ اٹھائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

موصی احباب سے ایک ضروری گزارش

دفتر بہشتی مقبرہ کو بسا اوقات بعض موصی اصحاب کا موجودہ پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ضروری اطلاعات دینے میں بہت پریشانی اور وقت کا سامنا ہوتا ہے۔ دفتر سے ان کے نام کے خطوط ڈاک خانہ سے واپس آتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ نقل مکانی کر چکے ہیں یا وہاں سے کسی دوسری جگہ تبدیل ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ احباب کے ذرا سے تساہل سے نہ صرف اخراجات کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ خود وہ احباب بھی ان ضروری اطلاعات سے محروم رہتے ہیں جو دفتر سے ان کو وصایا کے حساب کے سلسلہ میں یا دیگر امور کے متعلق بھیجی جاتی ہیں۔ پھر باہم رابطہ قائم نہ رہنے کی وجہ سے بعض پیچیدگیاں اور شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس احباب سے درخواست ہے کہ جب بھی وہ ایک ہی مقام پر رہتے ہوئے نقل مکانی کریں یا کسی شہر سے دوسرے شہر میں تبدیل ہو جائیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر کو بہت جلد اطلاع دے دیا کریں اس میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ ان کو ضروری اطلاعات پہنچتی رہیں گی۔ اور دفتر کا بھی فائدہ ہے کہ اس کے اخراجات ڈاک ضائع نہیں ہوں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تربیتی کلاس زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ

مورخہ ۲۶ ظہور صبح ۸ بجے ایوانِ محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس کا افتتاح مکرم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت سے ہوئی جو تربیتی کلاس کے ایک خادم نے کی بعد ازیں مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نگران اعلیٰ تربیتی کلاس و مہتمم مقامی نے کلاس کے طلباء کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ طلباء زیادہ سے زیادہ علمی استفادہ کلاس سے حاصل کریں اور دینی علمی مسائل اچھی طرح ذہن نشین کریں۔

بعدہ مکرم معتمد صاحب مرکزیہ نے طلباء سے خطاب فرمایا اور اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا اور دعا کرائی۔ (معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱- محترم حاجی عبدالقادر صاحب جو جماعت احمدیہ سہانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے پریذیڈنٹ ہیں چند دنوں سے صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(بشیر احمد اختر مربی سلسلہ ڈیرہ غازیخاں)

۲- عزیزم عبدالحمید صاحب ابن ڈاکٹر عبدالغنی صاحب مرحوم درد گردہ کی وجہ سے علیل ہیں ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ماسٹر محمد ابراہیم۔ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ)

۳- میرے لڑکے شجاع احمد فاروقی کا لندن میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا فائنل امتحان ہونے والا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (حکیم ظفر احمد صاحب فاروقی۔ کوئٹہ)

متفرق کلاس کے لئے معلم کی ضرورت

مرکز سلسلہ میں ایک متفرق کلاس برائے تعلیم قرآن پاک جاری ہے باہر سے آنے والے دوست بھی اس کلاس میں ناظرہ اور ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

اس کلاس کے لئے ایسے موزوں مخلص معلم کی ضرورت ہے جو پوری محنت سے یہ کام کرے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بالمقطع ایک سو دس روپے ماہانہ بطور حق الخدمت پیش ہو گا۔ فوری طور پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

صنعتی نمائش بر موقع سالانہ اجتماع

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ نمائش کو ہر حیثیت سے کامیاب بنانے کے لئے آپ کے بھرپور اور پُرجوش تعاون کی ضرورت ہے۔

نمائش کے لئے مختلف اشیاء جو خود بنا رہے ہوں بھجوا سکتے ہیں۔ اول دوم آنے والی مجالس کو انعام دیا جائے گا۔ قائدین اپنی مجالس کو تیار کریں اور اپنی مساعی سے مرکز کو مزید مطلع فرمائیں۔ (منتظم صنعتی نمائش)

تربیتی کلاس مجلس انصار اللہ منڈی بہاؤالدین

مورخہ ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۵۱ ہش بروز جمعہ مجلس انصار اللہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس میں ناظم انصار اللہ ضلع گجرات کی طرف سے چار احباب پر مشتمل ایک وفد نے بھی شرکت فرمائی تربیتی کلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم مرزا غلام رسول صاحب زعیم انصار اللہ منڈی بہاؤالدین منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم ملک بشارت ربانی صاحب نے کلاس کا افتتاح فرمایا۔ آپ کے بعد مربیان سلسلہ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد گجرات اور مکرم ملک محمد اکرم صاحب منڈی بہاؤالدین نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد مکرم ملک بشارت ربانی صاحب نے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور اس کی عظمت کو دنیا میں پھیلانے سے متعلق انصار اللہ کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا

آخر میں مکرم شیخ صفدر حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ (ناظم انصار اللہ ضلع گجرات)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱ ستمبر یوم جمعرات بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ چھاتی ۳۰-۳۲ وزن ۱۰۷ پونڈ تعلیم پانچ جماعت عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال۔ بھرتی آٹھ بجے صبح۔ (نظارت امور عامہ)

جنرل سٹور برائے فروخت
المہدی جنرل سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ
مکمل سامان
باموقع کارنر
خواہش مند احباب فائدہ اٹھائیں
المشتہر المہدی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

دعائے مغفرت

میرے داماد عزیزم چوہدری محمد علی ابن چوہدری شیر محمد صاحب آف چک ۴۷ جنوبی ضلع سرگودھا ۲۵ اگست کو ریلوے سٹیشن مومن (ضلع شیخوپورہ) کے نزدیک ریلوے لائن عبور کرتے وقت رچنا ایکسپریس کی زد میں آکر وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین بچے (ایک لڑکا اور دو لڑکیاں) چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

امیر احمد کلرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع ۵-۶-۷ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا
(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۳۵۱ہش / سنہ ۱۹۷۲ء

مردانہ پروگرام

پہلا دن ۲۶ فتح / دسمبر

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	مختلف مذاہب میں خدا کا تصور	مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی کا ایک پہلو (تبلیغ)	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	

(اجلاس دوم)

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں	مکرم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم ربوہ
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	لین دین کے معاملات میں اسلامی تعلیم	؍ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے	؍ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر تصنیف و اشاعت لٹریچر

دوسرا دن ۲۷ فتح / دسمبر

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	نبوت محمدیہ کی فیض رسانی	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکر حبیب (حضرت مسیح موعودؑ)	؍ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں (زار روس اور کوریا)	؍ پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ناظر تعلیم

(اجلاس دوم)

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔	

تیسرا دن ۲۸ فتح / دسمبر

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	بڑھتی ہوئی عالمگیر بے چینی کی وجوہ کا علاج	محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	فضائل قرآن (حقوق العباد)	؍ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	حقیقت نماز	؍ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید ارشاد
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	

(اجلاس دوم)

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم۔	
۲-۱۵ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔	

ناظر اصلاح وارشاد
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

لائل پور میں انصاراللہ کا ہفتۂ اصلاح وارشاد

جلسہ اور دعوت عصرانہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقاریر

لائل پور میں ہفتہ اصلاح وارشاد کے سلسلے میں جملہ اراکین مجلس انصاراللہ لائل پور کی انفرادی جدوجہد کے علاوہ مورخہ ۸ ستمبر کو بعد نماز جمعہ مسجد فضل میں ایک خاص جلسہ زیر صدارت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی وفد بھی زیر سرکردگی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل شامل تھا۔

جلسہ سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی جس کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد سابق مبلغ اسلام تنزانیہ نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد بی اے مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تین دلائل پیش کئے۔ اور ان کی وضاحت فرمائی۔ پھر مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ نے فریضہ اصلاح وارشاد کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دلنشین پیرایہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا جو مسلک ہے وہی حضور علیہ السلام کی حقیقی شان وعظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ دعا پر یہ جلسہ برخاست ہوا اسی روز تیسرے پہر مجلس انصاراللہ لائل پور نے ایک عصرانہ کا اہتمام بھی کیا جس میں متعدد غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر بھی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت اور آپ کی صداقت کے دلائل پر مشتمل اثر انگیز تقریر فرمائی اور احمدیت کے خلاف غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ بعد میں آپ نے مختلف سوالات کے جواب بھی دیئے۔ نماز مغرب کے قریب یہ تقریب دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد مرکزی وفد ربوہ واپس روانہ ہو گیا۔

(نامہ نگار)

اوکاڑہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں ۲۱-۲۲ کو جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے جس میں سلسلہ کے علماء شرکت کریں گے۔ قریبی جماعتیں اس جلسہ میں شمولیت کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضرورت

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو مجالس انصاراللہ کے دورہ کے لئے ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے دوست صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع انصاراللہ ضلع ساہیوال

محترم قائم مقام نائب صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی منظوری سے مورخہ ۲۴ تبوک / ستمبر بروز اتوار مجالس انصاراللہ ضلع ساہیوال کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں علاوہ دیگر علماء کے مرکزی نمائندگان بھی شمولیت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

ضلع ساہیوال کی جملہ مجالس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴